

اسرائیل کے تحفظ کے لیے دفاعی میزائل کی نظام

امریکی وزیر دفاع ولیم کوہن نے بحرن کے دورہ کے دوران ۱۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو یہ تجویز دی کہ غلطی ریاستوں کو ایران اور دوسری جنگوں میں بلائنگ میزائل کی جو تیاری ہو رہی ہے اس سے محفوظ ہونے کے لیے ایک میزائل نظام کی سخت ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظام بہت منگاہ اور طویل مدتی ہے۔ انہوں نے یہ تجویز بحرن کے منظر میں دی ہے۔ بحرن کے حکمران ایران سے دفاع کے معاملہ میں کافی حساس ہیں لیکن انہوں نے Elsewhere کا لفظ استعمال کیا۔ شاید یہ لفظ پاکستان کے لیے ہو لیکن بحرن کو پاکستان سے کیا خطرہ ہو سکتا ہے؟ بحرن پاکستان سے میزائل خرید سکتا ہے جو زیادہ منگاہ سودا نہیں ہوگا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ کے وزیر دفاع یہ سب کچھ اسرائیل کے تحفظ کے لیے کر رہے ہیں۔ وہ پیسہ تو نکلاؤں گے عربوں کا، دفاع کریں گے اسرائیل کا اور ڈرائیں گے بھی عربوں کو۔

میرے خیال میں عربوں کو قطر کانفرنس کی طرح اس دفعہ بھی امریکہ کو جھنڈی دکھانا چاہئے کہ وہ کسی نظام کا حصہ نہیں بنیں گے، جب تک اسرائیل سے ان کو رعایتیں نہ مل جائیں۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں اور میزائل نظام کامیابی کے ساتھ مکمل ہونے کے بعد اسرائیلی یہ کہتے سنے گئے تھے کہ عربوں کی چال ڈھال بدل گئی ہے۔ میرے خیال میں ایران کو بھی دور اندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عربوں سے اپنے تعلقات بہتر بنانے چاہئیں تاکہ امریکی منصوبہ ناکام بنایا جاسکے۔

امریکن تو اپنے ملک کی فوجی پیداوار کی فیکٹریاں چلاؤ رکھنا چاہتے ہیں، وہ اپنا ریسرچ پروگرام عربوں کے پیسے سے جاری رکھنا چاہتے ہیں اور پھر عربوں کے خلاف اور اسرائیل کی حمایت میں اسے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ امریکی وزیر دفاع نے بحرن کے حکمرانوں کو یہ کہہ کر ڈرایا کہ ایران نے حال ہی میں شہاب ۳ کا تجربہ کیا جبکہ دوسرے ممالک ایسے میزائل بنا رہے ہیں جو یا تو کیمیاوی، بائیولوجیکل یا ایٹمی ہتھیار لے جاسکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ امریکہ کے اپنے خلاف اور کئی تدارک میں فوجی اس علاقے میں موجود

ہیں۔ اس صورتحال میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ یہ ممالک آپس میں میزائل سے بچاؤ کا نظام تیار کریں۔ افغانستان پر امریکی کروڑ میزائلوں کے حملے کے بعد میں نے اپنے یکم ستمبر ۹۸ء کو شائع ہونے والے مضمون ”پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر امریکی حملہ کا خطرہ“ میں یہ تحریر کیا تھا کہ کراچی میں غوری میزائل فٹ کر دیے جائیں اور ان کا رخ امریکی جہازوں کی طرف ہوتا کہ وہ پھر افغانستان پر حملہ کی حرکت نہ کریں۔

اب امریکی وزیر دفاع اس تجویز کے ساتھ وارد ہو گئے ہیں جو خود عربوں کے خلاف ہے۔ میرا خیال ہے کہ قطر کانفرنس کی ناکامی کے بعد امریکیوں نے پاکستان اور انڈیا کے درمیان جنگ کی کیفیت پیدا کر دی تھی لیکن پھر یہ جنگ ایٹمی جنگ کی خوفناکی میں تبدیل ہوتی دکھائی دی تو انہوں نے پاکستان کو ڈرانے اور دھمکانے کے لیے افغانستان پر حملہ آور ہونے کا منصوبہ بنایا جس کے اپنے مضمرات تھے۔ پھر عربوں سے پیسے نکلوانے کے لیے آ موجود ہوئے۔ میرے خیال میں پاکستان کی وزارت خارجہ کو چاہئے کہ وہ عربوں کو لوٹنے کے منصوبے سے آگاہ کرے۔ اسرائیل کو پاکستان اور ایران کے میزائلوں سے جو خطرہ لاحق ہو گیا ہے، اس لیے عرب کو شش کر کے زیادہ سے زیادہ رعایت حاصل کریں۔

پاکستان کے پاس ایٹمی صلاحیت مسلمان ممالک کے لیے ایک نعمت ہے، اس کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو اسرائیل کے دباؤ سے آزاد محسوس کر سکتے ہیں۔ امریکہ پاکستان کی اس صلاحیت کی وجہ سے کتنا پریشان ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے پوری مسلم دنیا کے جھگڑوں کو ابھار دیا ہے، ایران اور افغانستان، ترکی اور شام کے درمیان جنگ کے بادل چھاتے نظر آ رہے ہیں۔

ایران اور پاکستان کے درمیان تعلقات اچھے ہونے چاہئیں۔ اسرائیل کی دھمکی کا یہی جواب ہے کہ ایران پر کسی بھی حملہ کی صورت میں پاکستان جوہلی حملہ کا حق محفوظ کرے۔ میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت نے امریکہ کے دفاعی نظام کو مشرق وسطیٰ میں بے اثر کر دیا ہے۔ اسرائیل کی علاقے کے پولیس مین کی حیثیت متاثر ہوئی ہے اور عرب اسرائیل کی طرف سے اپنے آپ کو زیادہ آزاد محسوس کر رہے ہیں۔ اس لیے اب شام اور ترکی کے درمیان لڑائی کرانے کا سوچا جا رہا ہے تا کہ اسرائیل کے معاملے میں ان کی باریکدنگ پوزیشن متاثر نہ ہو۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے اس صورت حال سے فائدہ نہ اٹھایا تو امریکہ حالات کو ہمارے خلاف کرتا چلا جائے گا۔

امریکہ کے وزیر دفاع کا خلیج کے دفاعی نظام کے تصور کا مقصد دراصل پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کے اثرات کو زائل کرنا ہے۔ پاکستان کو اس صلاحیت سے اپنی معیشت کی بہتری کے لیے کام لینے کا راستہ روکنا مقصود نظر آتا ہے تا کہ مسلمان ممالک پاکستان کی طرف نہ دیکھیں یا اپنے بھائی ملک سے مدد حاصل نہ کر سکیں۔ امریکن کسی صورت بھی یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان اپنے پیروں پر کھڑا ہو۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ امریکی سینٹ سے پابندیوں میں نرمی کا بل پاس ہونے کے باوجود امریکی صدر بل کلنٹن نے اس بل کو ویٹو کر دیا ہے۔

آئی ایم ایف نے پاکستان کو امداد دینے کے اپنے معاملے کو کھٹائی میں ڈال دیا ہے۔ وہ پاکستان میں انتشار کے منصوبے کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں۔ اپنے مہموں کو آگے بڑھا رہے ہیں تا کہ پاکستان کی حکومت گھٹنے ٹیک دے۔

میں اپنے اس مضمون میں ایرانی بھائیوں کو تدبیر کی دعوت دیتا ہوں کہ وہ امریکی وزیر دفاع کے بیان کو دیکھیں کہ وہ کس قدر ایران ایران کا ورد کر رہا ہے اور ایران افغانستان تسلیم کی سوچ رہا ہے۔ امریکی انتظار کر رہے ہیں کہ ایران سرحد عبور کرے گا اور پھر وہ ایران پر پل پڑیں۔ سچ پوچھیں تو افغانستان پر کروڑ میزائلوں سے جو حملہ کیا گیا، اس کی مایک وجہ ایران کو آگے بڑھنے کی ترغیب دینا تھا۔

امریکی سفیر نے عربوں کو شام کے میزائل پروگرام سے بھی ڈرایا ہے لیکن خلیجی ملکوں کو شام کے میزائلوں سے کیا خطرہ ہے؟ اس کے میزائلوں سے خطرہ تو اسرائیل کو ہو سکتا ہے۔ جو خطرہ اسرائیل کو ہو گیا ہے، وہ عربوں کے لیے خطرہ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے تا کہ عربوں کی دولت لوٹی جائے۔

دوسرے پاکستان کو اپنے پیروں پر کھڑا نہ ہونے دیا جائے، سارا کھیل مسلمانوں کو باندھ کر رکھنے کے لیے کھیلا جا رہا ہے، یہ مسلمانوں کی فراست پر منحصر ہے کہ وہ کس طور امریکہ کے داؤ سے بچ کر نکلتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت، ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۹۸ء)